Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: جمعہ

۱۷ ذیقعدہ ۱۳۷۴ ہ *

جلد ۴۴/۹	۸ وفا ۱۳۳۴ ہش	۸ جولائی ۱۹۵۵ء *	نمبر ۱۶۲

متحدہ محاذ نے مشرقی بنگال کے ۹ غیر مسلم ممبروں کو بھی اپنی پارٹی میں شامل کرنیکا فیصلہ کر لیا

نئی مجلس دستور ساز میں اب متحدہ محاذ کو ۲۵ اور مسلم لیگ کو ۲۰ ممبروں کی تائید حاصل ہوگی

مری، ۷ جولائی۔ متحدہ محاذ کی مجلس عاملہ نے نئی مجلس دستور ساز کے ۹ غیر مسلم ممبروں کو اپنی پارٹی میں شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کل یہاں پر متحدہ محاذ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار اور پارٹی کے لیڈر مسٹر اے کے فضل الحق کے علاوہ مشرقی بنگال کے غیر مسلم ممبر بھی شریک ہوئے ــــ مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ مشرقی بنگال کے ۹ غیر مسلم ممبروں کی یہ درخواست منظور کر لی کہ انہیں متحدہ محاذ کی نشستوں پر بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔ اس موقعہ پر مشرقی بنگال کی تینوں غیر مسلم پارٹیوں یعنی کانگرس شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن اور پروگریسو پارٹی کے لیڈروں نے یہ یقین دلایا کہ وہ متحدہ محاذ کے فیصلوں کی مکمل تائید کریں گے انہوں نے کہا کہ ہم نے ملک و قوم کے استحکام کی خاطر یہ فیصلہ کیا ہے

مجلس عاملہ نے ایک اور قرارداد کے ذریعے واضح کیا ہے کہ اس وقت تک متحدہ محاذ نے مرکزی وزارت کی تشکیل کے سلسلے میں کسی پارٹی سے کوئی گفت و شنید نہیں کی سردست پارٹی کی تمام تر توجہ ملک کے آئندہ دستور سے متعلق اپنی پالیسی وضع کرنے پر مبذول ہے

"متوقع ہے کہ غیر مسلم ممبروں کو شامل کر کے نئی مجلس دستور ساز میں متحدہ محاذ کے ممبروں کی تعداد ۲۵ ہو جائے گی جبکہ مسلم لیگ کو ۲۰ نشستیں حاصل ہونگی جن میں تین وہ آزاد ممبر بھی شامل ہونگے جنہیں لیگ نے اپنی نشستوں پر بیٹھنے کی اجازت دیدی ہے۔

جنیوا کانفرنس تخفیف اسلحہ کے سوال پر بھی غور کرے گی؟

واشنگٹن، ۷ جولائی۔ صدر آئزن ہاور نے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ جنیوا کانفرنس میں شاید تخفیف اسلحہ کے سوال پر بھی غور کیا جائے۔

آپ نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ تخفیف اسلحہ کا سوال بہت نازک اور پیچیدہ ہے۔ میرے نزدیک ماہرین کی ایک کمیٹی کو اس سوال کا تفصیلی جائزہ لینا چاہیئے۔

آپ نے کہا امریکہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی عائد کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں مفید ہو سکتی ہے۔ جبکہ عالمی اعتماد بحال ہو جائے۔ اور باہمی کشیدگی دور ہو جائے

آپ نے کہا وہی امن دنیا کے لئے مفید ہو سکتا ہے جس کی بنیاد دوستانہ جذبہ پر ہو۔

ربوہ میں طوفان بادوباراں

ربوہ، ۷ جولائی۔ کل پچھلے پہر ربوہ میں شدید آندھی آئی۔ جس کے بعد تیز و تند ہوا کے ساتھ بارش شروع ہو گئی۔ جو کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی اپنے ایک تازہ مکتوب گرامی (۵۵/۷/۵) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری صحت درمیان میں خراب رہی اب کچھ افاقہ شروع ہے۔ جسم میں بے حد کمزوری محسوس ہوتی تھی اور دماغ پر بوجھ رہتا تھا اور ذرا سی کوفت سے تھک جاتا ہے۔ اب الحمد للہ قدرے تخفیف ہے"

احباب حضرت میاں صاحب محترم کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

امریکہ اشتراکی چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے پر رضامند ہو جائیگا؟

رنگون، ۷ جولائی۔ برما کے وزیر اعظم نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ مناسب وقت آنے پر امریکہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے پر رضامند ہو جائیگا۔ آپ نے ایک بیان میں کہا اس سلسلے میں امریکہ کا رویہ اب بہت نرم ہو گیا ہے۔ امریکی راہنماؤں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں شامل کرنا ناگزیر ہے۔ وہ مناسب وقت پر اس کا اعلان کر دے گا۔ آپ نے مزید کہا مجھے یہ بھی توقع ہے کہ جو امریکی ہوا باز کمیونسٹ چین میں نظر بند ہیں انہیں جلد رہا کر دیا جائے گا۔

مالٹا اپنے نمائندے برطانوی پارلیمنٹ میں بھیجے گا؟

لندن، ۷ جولائی۔ مسٹر ایڈن وزیر اعظم برطانیہ نے ایک بیان میں تجویز پیش کی ہے کہ ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں کی کانفرنس اس سوال پر غور کرے کہ آیا مالٹا اپنے منتخب نمائندے برطانوی پارلیمنٹ میں بھیج سکتا ہے یا نہیں۔ آپ نے کہا اگر کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ مالٹا اپنے نمائندے بھیج سکتا ہے۔ تو اس صورت میں مالٹا کو بھی وہی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ جو اس وقت شمالی آئرلینڈ کو حاصل ہے۔

عالمی بنک پاکستان کے صنعتی بنک کو قرضہ دیگا

کراچی، ۷ جولائی معلوم ہوا ہے کہ عنقریب عالمی بنک کے ممبروں کا ایک وفد پاکستان آرہا ہے۔ یہ وفد اس امر کا جائزہ لے گا۔ کہ پاکستان کے مجوزہ صنعتی بنک کو کتنی رقم بطور قرض دی جائے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ صنعتی بنک مقامی طور پر جس قدر سرمایہ جمع کرے گا۔ اتنی ہی رقم عالمی بنک بطور قرض دے گا۔

* نیروبی، ۷ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ماہ میں تین سو سے زیادہ ماؤ ماؤ ہلاک کئے گئے ایک شہری اور تین برطانوی فوجی بھی ہلاک ہوئے۔

* پیرس، ۷ جولائی جنیوا کانفرنس کے لئے تجاویز مرتب کرنے کی خاطر برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس کے ماہرین کا ایک اجلاس کل سے یہاں شروع ہو رہا ہے۔

کابینۂ پنجاب میں دو نئے وزیروں کا تقرر

لاہور، ۷ جولائی۔ پنجاب کی کابینہ میں دو نئے وزراء شامل کئے گئے ہیں۔ آج مری کے گورنمنٹ ہاؤس میں میجر مبارک علی شاہ اور چوہدری صلاح الدین نے نئے وزیروں کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

مسلم لیگ نے مخلوط وزارت کے امکانات کا جائزہ لینے کیلئے کمیٹی مقرر کر دی

مری، ۷ جولائی کل شام کو وزیر اعظم اور صدر پاکستان مسلم لیگ مسٹر محمد علی کی صدارت میں دستور ساز اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ہوا۔ پارٹی نے فیصلہ کیا کہ دستور ساز اسمبلی کے باقی آٹھ ممبروں کے انتخاب کے بعد پارٹی کے عہدیدار منتخب کئے جائیں۔

مسلم لیگ پارٹی نے تین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ جو مرکز میں مخلوط وزارت کے قیام کے امکانات کا جائزہ لے گی اور پارٹی کو اس سلسلہ میں مفصل رپورٹ پیش کرے گی۔ پارٹی نے پنجاب اسمبلی پارٹی میں حزب اختلاف کے لیڈر میاں عبدالباری اقلیتی ممبر مسٹر سی۔ ای گبن اور سندھ کے اقلیتی ممبر مسٹر کرپال داس کو دستور ساز میں مسلم لیگی بنچوں پر بیٹھنے کی خاص اجازت دیدی ہے۔

مری میں سیاسی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں مختلف سیاسی جماعتوں میں اس سوال پر بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ کہ دستور میں جو مسائل درپیش ہوں گے۔ ان کے متعلق ان جماعتوں کا کیا رویہ ہو گا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ جولائی ۱۹۵۵ء

بین الاسلامی عدالت

خبر ہے کہ مفتی اعظم شیخ عبد اللہ کی طرف سے عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عبد الخالق حسونہ کو ایک تجویز موصول ہوئی کہ ایک ایسی بین الاسلامی عدالت قائم کی جائے۔ جو اسلامی ممالک کے باہمی تنازعات کا تصفیہ کیا کرے۔ یہ تجویز عرب لیگ کے ارکان اور اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کو بھیجی جا چکی ہے۔ یہ تجویز پاکستان اور افغانستان کے حالیہ تنازعہ کے بعد مرتب کی گئی ہے۔

تجویز تو بے شک نہایت مفید ہے اور جیسا کہ خبر میں اشارہ موجود ہے یہ تجویز پاکستان اور افغانستان کے باہمی تنازعہ سے متاثر ہو کر سوچی گئی ہے۔ یہ واضح ہے کہ اگر اسلامی ممالک کے تنازعہ کے لئے کوئی ایسی بین الاسلامی عدالت موجود ہو جس کے فیصلوں کو معاہد اسلامی ممالک بلا چون و چرا تسلیم کر لیا کریں۔ تو اس سے بھی اسلامی ممالک کے باہمی تعلقات پر نہایت خوشگوار اثر پڑ سکتا ہے۔ اور بہت سا وقت اور روپیہ جو آئے دن ایسے تنازعات پر مسلمانوں کا ضائع جاتا ہے وہ بچ سکتا ہے

لیکن ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ایسی عدالت کو اپنے فیصلوں پر عمل کرانے کے اختیارات اور ذرائع بھی حاصل ہوں۔ اگر عدالت محض فیصلے کر دیا کرے۔ اور ان کی تعمیل نہ ہو سکے۔ تو اتنا کام محض تضیع اوقات کے سوا اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکے گا

اگر اسلامی ممالک قرآن کریم کی ہدایات پر جو اس میں بین الاقوامی تنازعات کے فیصلوں کے متعلق دی گئی ہیں پیش نظر رکھ کر کوئی ایسی تجویز بنائیں۔ اور اس پر عمل کرنے کا پکا ارادہ کر لیں۔ تو نہ صرف وہ اسلامی ممالک کے باہمی تنازعات کا خاطر خواہ بندوبست کر سکتے ہیں۔ بلکہ انجمن اقوام متحدہ کے لئے بھی ایک نمونہ قائم کر سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ وہ حسب ذیل آیات سے واضح ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون

(حجرات رکوع ۱)

ترجمہ۔ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ تو ان دونوں میں صلح کرا دو اور اگر ان میں سے ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے۔ تو جو فریق زیادتی کا مرتکب ہو اس سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ پھر جب وہ رجوع کرے۔ تو دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالےٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے حقیقت یہی ہے کہ مومن بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دو۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

قرآن کریم کے ان الفاظ سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ یہ صرف ہدایت ہی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ دو مسلمان بھائیوں میں جھگڑا دیکھو تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ اللہ تعالےٰ جو احکام دیتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے دلائل بھی دے دیتا ہے۔ تاکہ حکم پر کسی عقلی اعتراض کا رد بھی ہو جائے۔ یہاں بھی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر دو گروہوں کے درمیان صلح کرانے کی ذمہ داری کے لئے یہ دلیل دی ہے۔ کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے ان کے درمیان صلح کرانا سب مسلمانوں کا فرض ہے اور یہ ایک ایسی نیکی ہے جس کا اجر صلح کرانے والوں کو ضرور ملے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ ہر نیکی کا اجر دیتا ہے۔

قرآن کریم کی اس تعلیم سے واضح ہے کہ مفتی عبد اللہ کی تجویز نہایت مستحسن ہے اور اس پر عمل کرنا گویا قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور بطور مسلمان کے اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ اور جب تک مسلمان اقوام قرآن کریم کی اس تعلیم پر بھی عمل نہ کریں۔ وہ صحیح مسلمان نہیں ہو سکتیں۔

افسوس ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے تنازعہ میں شاہ سعود کے فرستادہ مساعد بن عبد الرحمٰن اور مصری انور السادات کی مساعی ناکام ہو گئی ہے۔ اور جیسا کہ مساعد بن عبد الرحمٰن کے آخری بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ داری افغانستان پر آتی ہے۔ چونکہ اس وقت کوئی باقاعدہ تنظیم ایسی نہیں ہے۔ جو افغانستان کے رویہ پر اس کا نوٹس لے سکتی۔ اس لئے یہ ثالث سوائے اس کے کہ ناکام ہو کر واپس چلے جائیں۔ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے اگر مفتی شیخ عبد اللہ کی تجویز کے مطابق آئندہ کوئی ایسی تنظیم معرض وجود میں آئی۔ تو اس کی بہترین صورت وہی ہو سکتی ہے۔ جس کے اصول اللہ تعالےٰ نے مندرجہ بالا آیات میں بیان کئے ہیں۔ جن میں سے مادی لحاظ سے بنیادی اصول یہ ہے کہ اگر تنازعہ کرنے والے دو فریقوں میں سے ایک فریق صلح کی طرف نہ آئے۔ تو سب ملکر اسکو بالجبر مجبور کریں۔ کہ وہ ان سب کی ثالثی کو منظور کرے لیکن ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے ثالثوں کو فہمائش فرمائی ہے۔ کہ فیصلہ عدل و انصاف سے کیا جائے۔ اور کسی کی رو رعایت نہ کی جائے۔ یہ اصول ہونا چاہیئے کہ دو مسلمان بھائیوں میں جھگڑا نہ رہے۔ اور جھگڑوں کی وجہ سے جو نقصان ہوتا ہے۔ وہ نقصان انہیں نہ پہنچے:

تحریک جدید کے اجراء سے پہلے کا ایک ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج سے ۲۱ سال پہلے جبکہ احرار اپنی جوانی کے جوش وخروش میں چاروں طرف سے اپنا سارا لاؤ لشکر اکٹھا کر کے اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہونے کی تیاری میں مصروف تھے۔ اور اپنے ساز وسامان جمع کر رہے تھے۔ تا سب اکٹھے ہو کر یکدم ہلہ بول دیں۔ اس وقت یعنی ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے اجراء سے قبل فرمایا

(۲) ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم قربانی کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے۔

(۳) اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اگر تم دین کے لئے حقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے۔ اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے۔ تو تمہارے اندر ایک جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا۔

(۴) لوگ کہتے ہیں سوال کرنا بری چیز ہے۔ میں بھی سمجھتا ہوں کہ سوال بری چیز ہے۔ لیکن اگر خدا اور اس کے دین کے لئے ہمیں سوال کرنا پڑے۔ تو یہ کام بھی ہمارے لئے عزت کا باعث ہے

(۵) پس یہ مت خیال کرو کہ تم دین کی خدمت کر کے کوئی قربانی کر رہے ہو۔ یہ خدا کا احسان ہے۔ جو تم سے کام لے رہا ہے۔

(۶) تحریک جدید کا ہر مجاہد اسی جذبہ اور اسی امنگ و خواہش کے ماتحت تحریک جدید میں اپنی مرضی اور خوشی سے حصہ لے۔ اور خوب سمجھ لے۔ کہ اس پر یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالےٰ اپنے دین کی خدمت لینا چاہتا ہے۔

اب جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ تحریک جدید کو ہر احمدی کے لئے لازمی قرار دیا ہے جس طرح چندہ عام و وصیت لازمی ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید بھی مستقل اور لازمی ہے۔ پس ہر احمدی کا اس میں شامل ہو جانا لازمی ہے۔

(۷) وہ احباب جو شروع تحریک سے انیس سال تک متواتر حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور اپنے وعدے پورے کرتے رہے ہیں۔ یا بعض اب بعض سالوں کا بقایا ادا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اگست ۱۹۵۵ء کے پہلے عشرہ تک ادا کر کے تاریخی کتاب یادگار السلام میں نام درج کروا لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان بیزاری

جس غلطی کے متعلق مولوی مصلح الدین کے لئے اخراج از ربوہ ومقاطعہ کی سزا کا اعلان اخبار الفضل میں کیا گیا ہے۔ مجھے اس غلطی کی قطعاً امید نہ تھی۔ بوجہ غیرت احمدیت میں بمعہ دیگر افراد اہل خانہ مولوی مصلح الدین سے سخت بیزاری اور بے تعلقی کا اظہار کرتا ہوں۔ جب تک وہ سچے دل سے تائب اور طالب عفو ہو کر حضرت اقدس سے معافی حاصل نہ کرے۔ والسلام خاکسار غلام رسول راجیکی ۶ جولائی ۱۹۵۵ء

درخواست دعا

میرے بعض احباب اور عزیز ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں نیز ایک عزیز بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار ملک نذیر احمد ریحان جامعۃ المبشرین

مُصلحِ یُونان ـــــ سقراط

(مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

بعض ایسے انبیاء بھی گزرے ہیں جن کا ذکر گو قرآن کریم میں نہیں آیا۔ مگر قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہم مجبور ہیں۔ کہ ان کے حالات اور کام کو دیکھتے ہوئے انہیں نبی سمجھیں۔ جیسے ہندوستان میں رام اور کرشن۔ ایران میں زردشت عرب میں خالد۔ یونان میں سقراط یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی زندگیوں کے حالات قرآن کریم کے بتائے ہوئے نبیوں کے حالات کے مطابق ہیں۔ اس لئے ہم قرآن کریم کے اصول کے پیش نظر ان کو نبی ماننے کے لئے مجبور ہیں (المصلح الموعود) (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۲۸ء)

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے ۴۰۰ سال قبل یونان میں ایک عام بد امنی اور خلفشار کا دور تھا۔ سلطنت ایتھنز کے زوال و انحطاط کے بعد تمام مقبوضات اہل سپارٹہ نے اپنی تحویل میں لے لئے تھے۔ لیکن سپارٹہ کے حکام نے بہت جلد پہلی حکومت کے مظالم کو بھلا کر خود بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا۔ اور محکوم ریاستوں میں اہل سپارٹہ کے متعلق نفرت و حقارت کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ ان کی حکومت کی وجہ سے دولت چند خاندانوں کی جیبوں میں آ رہی تھی۔ اور عوام مفلس و قلاش ہو گئے تھے۔ یہی بات اہل سپارٹہ کے زوال کا موجب ہوئی۔

جب اہل سپارٹہ نے اپنا زوال یقینی طور پر محسوس کیا۔ تو انہوں نے ملک پر ۳۰ جابروں کی حکومت قائم کر دی۔ مگر یہ تیس جابر بھی آٹھ ماہ سے زائد عرصہ حکومت نہ کر سکے۔ جلاوطن لوگوں نے شہریوں پر چڑھائی کی۔ اور کئی شکستیں دیکر اہل سپارٹہ کے حامیوں کو شہر سے نکال دیا۔ اور ملک میں جمہوری آئین جاری کر دیا۔

اس جنگ و جدال اور شورش و انقلاب نے اہل ایتھنز کے اخلاق پر جو بُرا اثر ڈالا تھا۔ وہ رفع فساد اور قیام امن کے بعد بھی زائل نہیں ہوا تھا۔ یعنے ایک دوسرے پر بے اعتمادی اور بدگمانی۔ اہل دولت سے عوام کی نفرت و کینہ پروری اور عوام سے اہل دولت کا خوف و ہراس۔ اس عہد پر آشوب کی خصوصیت بن گئی تھی۔ آئے دن کشت و خون اور ظلم و استبداد سے لوگوں کی نظر میں جان مال اور قانون و رواج کی کچھ حرمت نہ رہی۔ حق و باطل کی تمیز اٹھ گئی۔ اور وہ یہ سمجھنے لگے کہ جبر اور ظلم سے جو کچھ لیا جائے وہی حق ہے۔

چند ماہ میں ایتھنز پر دہشت پسندی کے متعدد دور آئے۔ ملکی آئین میں بڑی بڑی تبدیلیاں کر دی گئیں۔ اکثر لوگوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔ ان کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے کہ انہیں مجبوراً اپنا ملک چھوڑنا پڑا۔ ملک سا

میں اتنے وسیع پیمانہ پر ہجرت ہوئی۔ کہ اس زمانہ میں اس کا مقابلہ فرانس کی بڑی ہجرت سے کیا جا سکتا ہے۔ جو اٹھارویں صدی میں ہوئی یہ دور ایک عام تنزل کا دور تھا۔ اور ملک کی فوجی بحری اور اقتصادی طاقت بتدریج کم ہو رہی تھی۔

غرضیکہ یہ ایک عام تباہی کا دور تھا۔ اور ایسے ہی ادوار میں نئے نظریات کو پنپنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس وقت ایک طرف یہ کوشش کی گئی۔ کہ یونانی اپنی پرانی تہذیب و روایات کو قائم رکھ سکیں۔ اور اپنے دیوتاؤں اور مذہبی رسومات کی بقا کے لئے لوگوں میں ایک عام احساس پیدا کیا جائے۔ دوسری طرف مذہب کمزور ہونے کی وجہ سے فلاسفر اس کا قائم مقام تلاش کرنے میں مصروف تھے اس ذہنی ترقی اور نظریاتی تجدید کے زمانہ میں جس میں انکسغورس اور سوفسطائی گزرے ہیں۔ ہم ایک شخص کو ایتھنز کی شاہراؤں۔ عام گزرگاہوں اور میلوں اور تماشوں میں انسانی اخلاق اور حسن معاشرت کا وہ عجیب و غریب سبق دیتے دیکھتے ہیں۔ جو آج ۲۳۰۰ سو سال بعد بھی دنیا کو شاید اسی قدر عزیز ہے۔ جس قدر کہ اس کے خاص سامعین اور شاگردوں کو ہوگا۔

یہ سقراط تھا جو اپنے زمانہ کا عظیم فلاسفر اور ایک علیحدہ مدرسۂ فکر کا بانی تھا۔ وہ اپنے زمانہ کا مصلح اعظم تھا۔ جس نے انسانی ذہنوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا۔ اور لوگوں کو مادیات سے ہٹا کر روحانیات کی طرف لے آیا۔ لوگوں کو جنگ و جدال سے ہٹا کر صلح اور آشتی کے سرچشمہ کی طرف کھینچ لایا۔ اس نے قوم کے نوجوانوں کی اصلاح کی۔ اور ان کے اخلاق کے معیار کو بلند کیا اس زمانہ میں اس کا کوئی مثیل نہ تھا۔

یونان کا یہ عظیم مصلح ۴۶۹ سال قبل مسیح یونان کی ایک معمولی بستی "الوپیس" میں پیدا ہوا۔ جو ایتھنز کے نواح میں تھی۔ اس کے باپ کا نام "سوفرونیس" تھا۔ جو بت تراشی اور پتھروں پر نقش کا کام کرتا تھا۔ اوائل عمر میں سقراط نے بھی اپنے باپ کا ہاتھ بٹایا۔ اور بعض بت تراشے

لیکن جلد ہی اس پیشہ سے متنفر ہو گیا۔ اس کی والدہ کا نام "فرامیٹ" تھا۔ اور وہ دایہ کا کام کرتی تھی۔ اس کی سوشل زندگی پر ان کا کوئی اثر نہ تھا

سقراط پستہ قامت تھا۔ بظاہر اس کی شکل و صورت جاذب نظر نہیں تھی۔ اور اس کی آنکھیں نمایاں تھیں۔ ناک چپٹی تھی۔ وسیع نتھنے اور چوڑا منہ تھا۔ تنگ دستی کی وجہ سے وہ اچھے کھانے پینے اور عمدہ لباس سے محروم تھا۔ لیکن باوجود اس تنگ دستی کے وہ اپنے دوستوں اور عقیدت مندوں سے کوئی امداد لینا پسند نہیں کرتا تھا۔

اس نے اپنی ضروریات زندگی کو اس قدر کم کر دیا تھا کہ وہ اس کی آمدنی سے پوری ہو جائیں جو نہایت کم تھی۔ اس کا قول ہے کہ "احتیاج سے مستغنی ہونا ربانی صفت ہے۔ اور انسان میں جس قدر کم احتیاج ہو۔ اسی قدر زیادہ وہ ربانیت کے قریب ہو جاتا ہے"۔ درحقیقت انسان کی پیدائش کی غرض بھی یہی ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرلے اور اپنے اخلاق کو الٰہی اخلاق کے مشابہ بنالے

سقراط ایک نہایت جنگجو سپاہی تھا اور اس نے لڑائیوں میں خوب نام پیدا کیا تھا اور جرأت اور بہادری کے کارنامے دکھائے تھے۔ وہ ۴۳۲ سال قبل مسیح میں Potidaee مقام پر لڑا۔ یہاں اس نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالکر "العقیادہ" نامی جرنیل اور سیاستدان کو بچایا "القبیادہ" کو سقراط سے عقیدت تھی۔ لیکن وہ سقراط کے اخلاق فاضلہ اور صفات حسنہ کو اپنے اندر پیدا نہیں کر سکا تھا۔ سقراط کے خلاف نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا جو الزام لگایا گیا تھا "العباد" کی بری مثال نے اسے اور مضبوط کر دیا تھا۔ ۴۲۴ سال قبل مسیح سقراط نے Delieum مقام پر اور اس کے بعد Amplipohis مقام پر کارہائے نمایاں دکھائے Delieum میں وہ آخری نوجوان تھا جس نے اہل سپارٹہ کو جگہ دی۔ ان جنگوں میں سقراط نے بھوک سردی اور مشقت کی کبھی شکایت نہیں کی تھی

وہ نہایت قابل مثال ضبط نفس اور قوت برداشت کا مالک تھا۔ روایات میں آتا ہے کہ سقراط نے آخر عمر میں "زنتیفہ" نامی عورت سے شادی کی تھی۔ جس کے بطن سے اس کا لڑکا "لمپیر وقلیس" اور دوسرے دو بچے تھے۔ یہ عورت اپنی بدخلقی کی وجہ سے مشہور تھی۔ بچوں کی مناسب دیکھ بھال نہ کرنے کی وجہ سے اس نے سقراط کو سخت سست بھی کہا تھا لیکن سقراط نے اس کی بدمزاجی کو ہمیشہ برداشت کیا۔ جب اس سے سوال کیا گیا کہ اس نے اس نکمے اخلاق والی عورت سے شادی ہی کیوں کی تھی۔ تو اس نے کہا میں نے اس سے شادی صرف اس لئے کی تھی۔ کہ میں لوگوں کی بدخلقی اور ترش کلامی کو برداشت کرنے کی عادت

اپنے اندر پیدا کرلوں۔ تا میں خدا تعالےٰ کے پیغام کو ہر کس و ناکس تک پہنچا سکوں۔ سقراط کے لڑکے مشہور نہیں ہوئے۔ وفات کے وقت ایک بچہ چھوٹی عمر کا تھا۔

قید میں ایک مہینہ گزرنے کے بعد جب کہ دوسرے دن زہر کا پیالہ پلایا جانا تھا سقراط کے بیوی اور بچے اسے آخری بار دیکھنے آئے۔ اس نے ان سے بعض باتیں کیں اور بچوں کو پیار بھی کیا۔ لیکن اس کے منہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکلا۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ وہ موت سے ڈرتا ہے۔ بیوی بچوں کو روتے ہوئے دیکھ کر کہا "تم روتے کیوں ہو۔ موت ہر شخص کے لئے مقدر ہے۔ اور موت ہی ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو اس دنیوی زندگی سے جو سراسر امتحان اور ابتلاء ہے نجات دیتی ہے پھر اس پر رونے کے کیا معنی" جیل خانہ کے داروغہ نے جب زہر کا پیالہ پینے کے لئے دیا۔ تو اسے بغیر کسی خوف اور گھبراہٹ کے لے لیا۔ اور بغیر انتظار کئے اسے منہ سے لگا لیا موت اس کے نزدیک کوئی خطرناک چیز نہیں تھی کہ اس سے خوف کھایا جائے۔ موت ایک ذریعہ تھی اس کے محبوب سے ملاقات کا۔ اور دنیا میں وہ کون سا محب ہے۔ جو محبوب سے ملاقات کو دل و جان سے پسند نہ کرتا ہو۔

سقراط خدا تعالےٰ کی رضا پر ہر وقت راضی رہتا تھا۔ اس کے ایک شاگرد نے جیل خانہ میں اس کی اطمینان اور سکون کی نیند کا ذکر کیا۔ تو اس نے کہا۔

"میاں کیا خدا تعالےٰ کی مرضی کوئی انسان ہٹا سکتا ہے۔ جب خدا تعالےٰ نے میرے لئے موت کو مقدر کیا ہے۔ تو اسکو کون ہٹا سکتا ہے میں اس کی رضا پر راضی ہوں۔ مجھے تو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ میرے خدا کی مرضی ہے۔ کہ وہ مجھے موت دے"۔

وہ اپنے زمانہ کا نہایت نادر نباض انسان تھا۔ وہ مرتاض اور تارک الدنیا نہیں تھا۔ اس کا یہ گہرا اور عمر بھر کا تاثر تھا۔ کہ نہ صرف اپنی اصلاح بلکہ اپنے ساتھیوں کی اصلاح کا کام خدا تعالےٰ نے اس کے سپرد کیا ہے۔ لیکن یہ کام سختی اور جبر سے نہیں کیا جا سکتا۔ وہ سمجھتا تھا۔ کہ کسی شخص کے لئے اپنے ساتھیوں کے دلوں کو فتح کرنا اس کے اچھے تعلقات کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے۔ وہ ایسے شخص سے حقیقی اور پوری ہمدردی رکھتا تھا۔ جو اپنی خطاؤں اور جذبات پر کنٹرول نہ کر سکتا ہو۔

وہ ایک سچا محب وطن تھا۔ جب شہر کے لوگوں نے اسے مقدمہ میں گھسیٹا۔ اور موت کی دھمکی دی تو اسے فرائض شہریت کی ادائیگی کے احساس نے اس بات سے روکا۔ کہ وہ مقدمہ سے پہلے ہی وطن چھوڑ دے۔ یا قید سے بھاگ جانے کے امکانات سے فائدہ اٹھائے۔ شاگردوں اور عقیدت مندوں نے جب بھاگ

جانے کا مشورہ دیا۔ اور اس کے انتظامات بھی کر دئیے۔ تو سقراط نے کہا اگر میں عورتوں کا لباس پہنکر یا جانوروں کی کھال لپیٹ کر جیل خانہ سے بھاگ گیا۔ تو کیا اس سے میری عزت ہوگی۔ لوگ میرے متعلق کیا کہیں گے میں ہمیشہ یہ تعلیم دیا کرتا تھا۔ کہ جس حکومت میں رہو۔ اس کے ہمیشہ فرمانبردار رہو اب اگر میں بھاگ جاؤں۔ تو کیا دنیا مجھے جھوٹا نہیں کہے گی۔ میں اس ملک میں پیدا ہوا۔ اور دعوے کے بعد ۳۰ سال کا عرصہ اس ملک میں گزرا۔ لیکن اس تیس سال کے عرصہ میں میرے لئے اس ملک کو چھوڑ جانے کا موقعہ نہ تھا۔ میں اپنے وطن سے شدید محبت رکھتا تھا۔ اور زندگی بھر شہر سے نکلنا پسند نہیں کرتا تھا۔ پھر اب اس شہر کو چھوڑ کر کیوں جاؤں؟ میں یہیں رہوں گا۔ اور حکومت کے مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہونگا میری عمر ۷۰ سال سے زائد ہو چکی ہے۔ اگر کسی ملک میں جاتے ہوئے راستہ میں ہی مر جاؤں تو مجھے کون عقلمند کہے گا۔

سقراط اپنے شاگردوں سے نہایت درجہ محبت رکھتا تھا۔ اس کے ایک مالدار شاگرد "قریتو" نے اسے اس بات کی پیشکش کی تھی۔ کہ میں جیل کے افسروں کو روپیہ دے کر آپ کے بھاگ جانے کا انتظام کر دیتا ہوں۔ آپ یہاں سے نکل جائیں اور کسی اور ملک میں جا کر عزت سے زندگی بسر کریں۔ سقراط نے اسے یہ جواب دیا کہ میں اپنی جان بچانے کے لئے اپنے کسی شاگرد کو تباہ نہیں کرنا چاہتا۔ جب "قریتو" نے یہ کہا۔ کہ آپ کے سب شاگرد اور معتقدین اخراجات کو آپس میں تقسیم کر لیں گے اور اس طرح سارا بوجھ کسی ایک شاگرد پر نہیں پڑے گا۔ تو سقراط نے کہا یہ ٹھیک ہے کہ اس طرح اخراجات کا سارا بوجھ کسی ایک آدمی پر نہیں پڑے گا۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ اپنی جان بچانے کے لئے اپنے شاگردوں کی جانوں کو خطرہ میں ڈالوں حکومت کو میرے بھاگ جانے کا پتہ لگا تو وہ تم سب کو قید کر لے گی۔ اور سزا دے گی۔ غرض شاگردوں کے بار بار التجا کرنے کے باوجود سقراط قید سے بھاگ جانے پر رضامند نہ ہوا۔

سقراط کے خیالات اس قدر وسیع تھے۔ کہ وہ ساری دنیا کو اپنا وطن اور تمام دنیا کے لوگوں کو اپنا ہم وطن اور دوست خیال کرتا تھا۔

اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ تو اس نے اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہا۔ جو بالآخر اس کے لئے مہلک ثابت ہوا۔ اس نے مقدمہ کے لئے مناسب تیاری کی طرف توجہ نہ کی بلکہ وعظ و نصیحت اور اہل وطن کی خدمت میں مشغول رہا۔ جب اسے اس طرف توجہ دلائی گئی تو اس نے کہا۔ "میں اسکو کافی تیاری سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کوئی گناہ اور فریب نہیں کیا۔ اس وقت تک میری عمر نہایت اطمینان سے گذری ہے۔ اور میں لگاتار اخلاقی ترقی کرتا رہا ہوں۔ اور لوگوں کو بھی اخلاقی تعلیم دیتا رہا ہوں۔ تمام لوگ میری عزت کرتے رہے ہیں۔ اگر میری زندگی منقطع نہ ہو۔ تو بڑھاپا مجھے ستائے گا۔ میرے حواس قائم نہیں رہیں گے۔ میری فراست میں کمی آجائے گی ایسے حالات میں زندگی کی مجھے چنداں خواہش نہیں۔ اب اگر مجھے مجرم گردان کر مار ڈالا جائے۔ تو لوگ ججوں کے فعل کو قابل تعریف خیال کریں گے۔ اور میرے خلاف کوئی الزام نہ لگائیں گے۔ بلکہ ممکن ہے کہ میری موت کی وجہ سے میری عزت پہلے سے بڑھ جائے"۔

وہ دوسروں کی دلجوئی کرنے اور انہیں خوش کرنے کا غیر معمولی احساس رکھتا تھا اس کے مخالف اسے "مرد آہن" کے نام سے یاد کرتے تھے۔ دماغی لحاظ سے وہ اپنے زمانہ کا ذہین ترین آدمی تھا۔ یہ یقینی بات ہے کہ اگرچہ سقراط کا خلوص کسی شک و شبہ سے بالا تھا۔ تاہم اسکے مزاج کی گرمی اور تلخی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اچھے ساتھی پسند کرتا تھا۔ امراء اور رؤسا کی دعوتوں میں شرکت کر لیتا تھا۔ لیکن اس کے دل میں ان کی ناواجب تعظیم نہیں تھی۔ وہ خوشامد سے سخت نفرت کرتا تھا اور ان تحائف کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ جو اسے امراء کی طرف سے پیش کئے جاتے تھے۔

سقراط ایک غریب آدمی تھا۔ لیکن اس غربت کے باوجود وہ خوش تھا۔ افلاطون کے نزدیک اس کی غربت کا سبب اس کا اپنے مشن کی ادائیگی میں کلی طور پر محو رہنا تھا۔ اس کی یہ غربت اس کے اپنے اختیار میں تھی۔ اگر وہ مال و دولت چاہتا۔ تو وہ اپنے دوستوں اور شاگردوں کے تحائف قبول کر کے اچھا خاصا مالدار انسان بن سکتا تھا۔ لیکن اس نے ایسا کرنا قبول نہ کیا۔ حالانکہ اس کی بیوی اسے ہمیشہ ایسا کرنے کی تحریک کرتی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ اس کے فلسفہ کی لذت سے آشنا نہیں تھی۔

بعض سوفسطائی سقراط کے پاس آئے اور انہوں نے کہا۔ سقراط تجھ پر فقر ذلت اور مسکینی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور اس حالت پر کوئی عقلمند انسان قناعت نہیں کر سکتا تیری خوراک ردی ترین ہے۔ اور تیرا لباس مسکینوں کا سا ہے۔ تو ایک ہی قمیص میں سردی اور گرمی کا موسم گزار دیتا ہے۔ اور پھر ہمیشہ ننگے پاؤں پھرتا رہتا ہے۔ تیرے پاس جوتی بھی نہیں۔ تو سقراط نے انہیں جواب دیا۔

"آپ لوگ غلطی پر ہیں۔ سعادت مال اور لذات نفسانیہ میں ہی نہیں میں "غنی" کو معبود مطلق سے متعلق سمجھتا ہوں۔ اگر انسان "مانیحضر" کو کافی سمجھ لے۔ اور لوگوں کے مال کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے۔ تو وہ خدا تعالے کی صفات کے زیادہ قریب آجاتا ہے"۔

سوفسطائیوں کے طریق کے خلاف سقراط اپنے شاگردوں سے کوئی فیس یا اجرت نہیں لیتا تھا۔ پھر تعلیم کے لئے اس نے کوئی خاص وقت مقرر نہیں کیا تھا۔ وہ اپنے محادثات و مخاطبات کو کسی خاص وقت اور مقام سے مختص نہیں کرتا تھا۔ وہ اپنے شاگردوں سے اعلےٰ سلوک کا عادی تھا۔ اور ان سے ہمیشہ نرمی کا برتاؤ کیا کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے ملک کے تمام حصوں سے لوگ تعلیم کی خاطر اس کے پاس آتے تھے اس کے خطبات اور لیکچروں میں اس قدر جاذبیت تھی کہ شاگرد انہیں شہوات نفسانیہ اور لذات دنیویہ پر ترجیح دیتے تھے۔ اس کی سختی کا شکار اس کا اپنا نفس تھا۔ شاگردوں سے اس کا برتاؤ نہایت نرمی اور محبت کا تھا۔ وہ دیانت کی تعلیم سب سے پہلے دیتا تھا۔ اور پھر لذات دنیویہ سے دور رہنے کی تلقین کرتا تھا۔ وہ اپنے شاگردوں سے بالعموم یہ کہتا۔ کہ لذات دنیویہ میں انہماک انسان کو اعلےٰ صفات سے محروم کر دیتا ہے۔ وہ سامعین کے رجحان کے مطابق انہیں مخاطب کرتا تھا۔ اور اس کی ہر بات مدلل ہوتی تھی۔ دن کا اکثر حصہ تعلیم و تبلیغ میں صرف کر دیا کرتا تھا۔ اسلئے تالیف و تصنیف کے لئے کوئی وقت نہیں بچتا تھا۔ سقراط کی کوئی ایسی تصنیف نہیں۔ جس سے اس کے حالات اور تعلیم کا پتہ لگ سکے۔ اس کے حالات اس کے شاگردوں کی کتب میں ملتے ہیں۔

سقراط نے اپنے زمانہ کے تمام مروجہ علوم کو حاصل کیا تھا۔ مگر اس کی خاص دلچسپی جیومیٹری اور علم معیشت سے تھی۔ اس نے تمام بڑے بڑے فلاسفروں کی کتب کا مطالعہ کیا لیکن جیسا کہ اس کے متعلق بعض روایات سے پتہ لگتا ہے۔ اسے ان مادی علوم سے بہت کم فائدہ ہوا۔ وہ ان سے بہت جلد اکتا گیا تھا وہ سارا دن ننگے پاؤں اور سادہ لباس میں ملبوس گلیوں میں پھرتا۔ اور لوگوں کی عقلوں کا جائزہ لیتا رہتا تھا۔ وہ تمام شاہراؤں گزرگاہوں۔ اور اجتماعوں میں جاتا اور لوگوں کو نیک اعمال۔ اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت کی تعلیم دیتا۔ وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ کہ لوگ اس کے متعلق کیا کہیں گے۔

چالیس سال کی عمر تک اس کا یہی طریق رہا۔ اس کے بعد ربانی اشارہ کی بناء پر اسے یقین ہو گیا۔ کہ وہ بنی نوع انسان کی تلقین و ہدایت کے واسطے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی بقیہ زندگی اس کے لئے وقف کر دی۔ اس کا پیرایہ گفتگو نہایت دلنشین تھا۔ وہ نہایت عادل۔ پرہیزگار اور بنی نوع انسان کا سچا ہمدرد تھا۔ اسے اپنے جذبات پر غیر معمولی کنٹرول تھا۔ کوئی انسانی خواہش اسے راہ صواب سے ہٹا نہیں سکتی تھی سقراط کی حیثیت ایک معلم و مبلغ کی تھی۔ لیکن اسے حکمائے مابعد کا مورث اعلےٰ سمجھا جاتا ہے۔ وہ سب سے پہلا شخص تھا۔ جس نے فلسفہ کو "میز حقائق" سے نکالا۔ اور اسے عملی اور ادبی شکل دی۔ اس نے فلسفہ کے صرف ان حصوں کی طرف توجہ دی جن کا تعلق خصائل حمیدہ و ذمیمہ اور برائی و بھلائی سے تھا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ کواکب اور نجوم کے متعلق مباحث ہمارے ادراک سے باہر ہیں۔ اس لئے ہمیں ان پر بحث و مباحثہ میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کا ایجاد کردہ فلسفہ آداب و اخلاق سے متعلق تھا۔ جو بہت جلد مقبول ہوا ۴۰۵ یا ۴۰۶ سال قبل مسیح میں سقراط کو ملکی کونسل کا ممبر چنا گیا۔ جو ۵۰۰ ممبروں پر مشتمل ہوا کرتی تھی۔ اس دوران میں اس نے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا۔ جب باقی ممبروں نے مجرموں کے لئے غیر قانونی طور پر سزا تجویز کی۔ تو سقراط نے اکیلے ان کی مخالفت کی۔ اس کے دو سال بعد جب تیس حاکموں نے بعض معزز لوگوں کو بلا وجہ الجھانا چاہا۔ اور سقراط کو بعض لوگوں کے قید کرنے کا حکم دیا گیا تو اس نے اس حکم کی اطاعت سے انکار کر دیا اور کہا۔ میں اپنی جان پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن اس قدر ظالمانہ فعل کا ارتکاب میری طاقت سے باہر ہے۔

سقراط اس وقت ایتھنز کی ایک نمایاں شخصیت تھی۔ جب "ارسٹوفینس" اور "ڈیفیلس" نے اپنی "کامیڈیوں" کا اسے موضوع بنایا آخری زمانہ (۴۰۰ ق م ۔۔ ۵۰۰ ق م) میں سقراط اور سوفسطائیوں کے زیر انتظام سیکنڈری تعلیم کو ترقی دی گئی۔ لیکن یہ تمام کوششیں غیر منظم تھیں۔ اس لئے اس کے بعد جاری نہ رہ سکیں۔ اس کی سوسائٹی زیادہ تر ملک کے ہونہار نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ لیکن وہ ملک کے بڑے بڑے سیاستدانوں شاعروں قانون دانوں اور ماہرین فن وغیرہم سے آزادانہ گفتگو کر لیتا تھا۔ اور ان پر تنقید کیا کرتا تھا وہ اپنے متعلق یہ خیال کرتا تھا کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے فرستادہ ہے۔ اور اپنے ہم زمانہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا۔ اور راہ راست کی طرف لانا اس کا فرض ہے۔ وہ اپنے اس مشن کو ہر قیمت پر بجا لانا ضروری خیال کرتا تھا اور اس کے لئے ہر نکاہ خطرات کا سامنا کرنے سے گریز نہیں کرتا تھا۔ عدالت میں بیان دیتے ہوئے اس نے کہا۔

"میں تمام دنیوی امور میں ایک خدا کی اتباع ضروری سمجھتا ہوں۔ اور تمام سعادت مند لوگوں کو خواہ وہ اپنے ہوں۔ یا بیگانے عقل

(باقی [illegible])

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

کراچی

آج مورخہ ۳۰-۶-۵۵ بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں کیپٹن افتخار حسین صاحب جج کراچی کی صدارت میں یہ جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب مبلغ سلسلہ نے "جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کے موضوع پر ایک نہایت عمدہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بیان فرمایا۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کیسی عظیم الشان صفات سے ودیعت کیا ہوا تھا۔ اور کس طرح آپ نے چند ہی سالوں میں دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا فرمایا۔ آپ کے بعد مسٹر جوش ایڈووکیٹ کراچی بہائی لیڈر نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں خاص طور پر آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر اگر ۵-۷ ملا عمل پیرا ہو جائے۔ تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آپ کے بعد مسٹر ٹیکم داس ایڈووکیٹ سابق میئر کراچی نے انگریزی زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نذرِ عقیدت پیش کیا۔ اور ایسے اجلاسوں کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ آپ کے بعد مسٹر آغا محمد اشرف صاحب ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات کراچی اقوام متحدہ نے نہایت موثر اور عمدہ پیرایہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر فرمائی۔

بعد ازاں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ جو کہ خوش قسمتی سے کراچی تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے نہایت موثر انداز میں ایک مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ آپ جب کوئی کام شروع کرتے۔ تو نہایت چستی۔ محنت انہماک سے سرانجام دیتے اور کوئی ظاہری ذریعہ اس کے سرانجام دینے میں نہ چھوڑتے۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کے سامنے اس مقصد میں برکت اور کامیابی کے لئے سجدہ ریز ہو جاتے۔ اگر ہم اس نکتہ کو پکڑ لیں۔ تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

آخر میں محترم چودھری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ ایڈیشنل کلیم کمشنر کراچی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں سے آپ کی مذہبی رواداری کی تعلیم کو پیش کیا۔

یہ مبارک تقریب دو گھنٹہ تک جاری رہی دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں بعض غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔

نوٹ:۔ مسٹر جوش اور ٹیکم داس کی انگریزی تقریر کا پورا متن الگ ٹائپ شدہ بھجوایا جا رہا ہے۔

خاکسار لطیف تاثیر احمدی ڈائرکٹر شعبہ احمدیہ اطلاعات کراچی پوسٹ بکس ۵۱۲۵

لجنہ اماء اللہ کراچی

بروز جمعرات ۳۰ جون ۱۹۵۵ء احمدیہ ہال میں لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام زیر صدارت صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بیگم مرزا رشید احمد صاحب جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ کراچی کے ہر حصہ سے بکثرت احمدی اور غیر احمدی خواتین شریک جلسہ ہوئیں۔ اور بارگاہِ نبوی میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ متعدد خواتین نے تقاریر کیں اور مضمون پڑھے جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

آخر میں مولانا عبد المالک خاں صاحب کی چھوٹی چار سالہ بچی نے ایک چھوٹی سی تقریر کی اور نظم وہ پیشوا ہمارا پڑھی جو بہت پسند کی گئی۔

صدر لجنہ اماء اللہ کراچی

سیالکوٹ

حسب اعلان مرکز ۳۰-۶-۵۵ بعد از نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد (۱) خواجہ خورشید احمد صاحب مبلغ سیالکوٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور چند مثالوں سے اس کی توضیح کی۔ اور سفر طائف کا خاص طور پر ذکر کیا۔ (۲) سید امجد علی شاہ صاحب نے اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ آنحضرت عام مخلوق کے ساتھ کس طرح شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ (۳) جناب قاضی علی محمد صاحب نے سورۃ النجم کی آیت دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین کو پیش کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات روحانی پر روشنی ڈالی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات مبارکہ سے اس بے پناہ عشق کا تذکرہ کیا۔ جو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھا۔ بالآخر بعد از دعا جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار ڈاکٹر محمد احسان سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سیالکوٹ

کنری

مورخہ ۳۰ جون کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت جناب مولوی عبد الباقی صاحب ایم۔اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صدر صاحب جلسہ نے سیرت النبیؐ کے جلسوں کے انعقاد کی غرض وغایت بتائی۔ اور فرمایا کہ ہمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے اور حضور کے اخلاق فاضلہ معلوم کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد عزیزان مبشر احمد صاحب۔ رشید احمد صاحب اور منیر احمد صاحب ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ نے حضور پر نور کے اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ پر مضمون پڑھ کر سنائے۔

مسٹر محمد رفیق صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک پر معارف مضمون "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی کی حیثیت میں" الفضل سے پڑھ کر سنایا۔

جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ علاقہ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل کی بے دینی اور بد اخلاقی کا نقشہ کھینچ کر اور ظلم واستبداد کے واقعات بتا کر مصلح ربانی کی بعثت کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور خصائل حمیدہ بیان کر کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان نصائح بیان کیں۔ آخر میں دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار عبد الغفور مجیٹی سیکرٹری تبلیغ کنری سندھ۔

نصرت آباد اسٹیٹ

مورخہ ۳۰ جون بعد نماز عصر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت مکرم چودھری محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جناب صدر صاحب نے اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اور بتایا کہ ہمیں ہر لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابتدائی دور یعنی ولادت باسعادت سے نور نبوت کے اکتساب تک کے حالات پر مشتمل تھی۔ ازاں بعد مکرم سید محمد اشرف شاہ صاحب نے عہد نبوت سے ہجرت تک کے واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور ابتدائی دور میں مسلمانوں پر جو مظالم کئے گئے۔ مختصراً ان کا ذکر کیا۔ محمد قاسم صاحب بنگالی اور چودھری غلام مصطفیٰ صاحب نے حضورؐ کی مدح میں نظمیں سنائیں۔ پھر مکرم چودھری شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال نے سیرت النبیؐ کے جلسوں کے انعقاد کی غرض وغایت بیان کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طبقہ نسواں پر احسانِ عظیم کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قریشی نے بعض واقعات اور احادیث سے اس امر کو ثابت کیا۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے۔ اور خدا تعالےٰ کی ذات پر ہی حضورؐ کو کامل و اکمل بھروسہ تھا۔ دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ رسید سجاد احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ (سندھ)

جھنگ مگھیانہ

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترمی شیخ محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ منعقد ہوا قاری غلام رسول صاحب نے تلاوت کی اور نعت پڑھی۔ چودھری عبد الجبار صاحب نے زیر عنوان "محمد ہست برہانِ محمدؐ" حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا مضمون پڑھا۔ مکرمی چودھری محمد عبد العزیز صاحب ایم۔اے نے "رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اور حضورؐ کے جاں نثار رفقاء حضورؐ کی حفاظت اور اطاعت کے کئی والہانہ مظاہرے بیان کئے۔ مولوی عبد الرحیم صاحب عارف مبلغ سلسلہ نے مختصراً حضورؐ کے واقعات زندگی بیان کئے اور ثابت کیا۔ کہ ایمان کے بعد ابتلا بھی آتے ہیں۔ اس وقت استقامت دکھانے کے بعد یقینی طور پر تائید ایزدی حاصل ہوتی ہے۔

محمد رمضان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مگھیانہ

چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

یکم جولائی کو مسجد احمدیہ میں ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک کو بچپن سے لے کر وفات تک مختصر مگر نہایت ہی دلچسپ انداز میں بیان کیا۔ تقریر تقریباً ۱½ گھنٹہ تک شوق سے سنی گئی۔ لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے رات کی خاموشی میں تقریر دور دور تک سنائی دیتی تھی۔ جو لوگ جلسہ میں تشریف نہ لا سکے۔ وہ اپنے گھروں میں ہی سن کر حظ اٹھاتے رہے۔ بالآخر دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار محمد ابراہیم شاد سکرٹری جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱۷۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور اُسے خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس کرنے۔ پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فیصدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دوسو روپیہ ماہوار ہو۔ تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہوگا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک باقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائے سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے — اندریں حالات جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے لگ جائیں اور جتنی جلدی ہو سکے اتنی رقم فراہم کر دیں کہ اجناس اور دوسری اشیاء جن کے خریدنے کا اب موقع ہے ان کے لئے وہ رقم کافی ہو سکے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایا جات وصول کرنے ضروری ہیں اسی طرح جلسہ سالانہ کے بقایا جات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

خدام الاحمدیہ لاہور کا ٹرپ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ٹرپ دس جولائی بروز اتوار ۸ بجے صبح مقبرہ جہانگیر میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ خدام دوپہر کا کھانا اپنے ہمراہ لائیں گے۔ ٹرپ میں حسب سابق ورزشی اور علمی مقابلے ہوں گے اور امتیاز حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ ٹرپ میں حلقہ وار حاضری لی جائے گی۔ مجلس لاہور کے تمام خدام سے درخواست ہے کہ اس میں شمولیت فرما کر ٹرپ کو کامیاب بنائیں۔

نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

دعائے مغفرت!

محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ میاں عمر الدین صاحب مرحوم محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ مؤرخہ ۲۴/۷/۵۵ کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

محمد احمد قمر سفوری قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر

تحریک جدید کی ”امانت خاص“ میں رکھا ہوا روپیہ زکوٰۃ سے آزاد ہوگا!

(۱) دنیا میں ہر شخص کو یہ شدید خواہش ہے کہ اس کے پاس ضروریات کے لئے ایسا مال ہو جو اس کے غیر معمولی اور پیش آمدہ حادثات کے وقت کام آسکے۔ اور اس کو ایسے موقعہ پر دوسرے کے آگے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے اور وہ اپنی ضروریات از خود مہیا کر سکے۔

(۲) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تحریک جدید کے پہلے دن سے پہلا مطالبہ یہ فرماتے رہے ہیں کہ احباب اپنی ایسی ہنگامی اور وقتی ضروریات کے لئے تحریک جدید کی امانت میں کچھ نہ کچھ ماہوار جمع کرتے جائیں۔ اور بہت سے احباب ہیں جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کی اور کرتے ہیں اور انہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔

(۳) پس آپ اگر اپنی ماہوار آمد سے کچھ نہ کچھ بچت نہیں کرتے اور نہ ہی اسے تحریک جدید کی مد امانت میں جمع فرماتے ہیں تو اس ارشاد کی تعمیل میں آج سے ہی جمع کرانا شروع کر دیں۔

(۴) اگر آپ نے کسی بنک میں یا کسی کے پاس یا اپنے گھر میں روپیہ رکھا ہوا ہے تو آپ فوراً ”امانت تحریک جدید“ میں ارسال فرمائیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے تازہ ارشاد میں فرما چکے ہیں کہ تحریک جدید میں ایک ”امانت خاص“ کھول دی گئی ہے۔ اس میں جو روپیہ جمع ہوگا – اسے ضرورت کے وقت سلسلہ کے لئے بھی استعمال کیا جائے گا – اور امانت دار کو اس کی اپنی ضرورت کے وقت فوری مل جائے گا۔ اور یہ روپیہ چونکہ ایک قسم کا قرضہ بن جائے گا۔ اس لئے یہ زکوٰۃ سے بھی آزاد ہوگا اور واپسی کے وقت تحریک جدید اس کے واپسی کے اخراجات بھی خود برداشت کرے گی۔ امانت خاص کے روپیہ کی ضمانت تحریک جدید اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ پس آپ کو فکر کس بات کی ہے۔ اگر آپ کے پاس روپیہ ہے تو فوراً افسر صاحب امانت تحریک جدید کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ تا آپکے لئے ہم خرما و ہم ثواب ہو جائے۔

(۵) آپ یہ اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ آپ جو روپیہ معمولی امانت میں جمع کریں گے یا امانت خاص میں جمع کریں گے وہ جب بھی آپ کو ضرورت ہوگی۔ تحریک جدید آپ کے مطالبہ پر ذاتی خرچ پر واپس کرے گی۔ گویا آپ کا روپیہ مفت میں سلسلہ کے کام آکر آپ کے لئے ثواب کا باعث ہو رہا ہے۔ ایسا سودا کرنے میں کس تاجر کو دریغ ہو سکتا ہے۔

افسر امانت تحریک جدید ربوہ

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے کہ ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں فرماتیں – لہذا بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔ اور تمام رقوم مرکز میں ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔

ناظر بیت المال ربوہ

کامیاب طلباء مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں ضرور حصہ لیں

دفتر ہذا ان طلباء کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے کہ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے کامیابی بخشی ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

کامیاب طلباء اور ان کے والدین کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے حضور جھکیں اور اس کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے موقعوں پر بطور شکرانہ مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں کچھ نہ کچھ ضرور دینے کا ارشاد فرمایا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں دو فوائد ہوں گے۔ ایک اظہار تشکر۔ دوم صدقہ جاریہ۔ اس وقت جو فنڈ جمع ہوگا۔ وہ مسجد امریکہ کی تعمیر پر خرچ ہوگا۔

احباب کو چاہیئے کہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور کامیاب طلباء اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

قبائلیوں اور ریاستوں کے باشندوں کو اظہار رائے کا موقع دینا ضروری ہے

مری ۷ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس دستور ساز جدید کے لئے اپنا اجلاس ملتوی کرنے سے قبل جو کام بھی کر سکے گی یقینی طور پر اس میں ایک یونٹ کے منصوبے پر غور نہیں کیا جا سکے گا ۔

اس ذریعے کا کہنا ہے کہ ایک یونٹ کے منصوبے کی زبردست اہمیت کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ اس پر اسی وقت غور کیا جائے ۔ جبکہ اسمبلی میں قبائلی علاقوں ۔ بہاولپور ۔ خیرپور اور بلوچستان ریاستی یونین کی نمائندگی کا بندوبست ہو جائے ۔

اس ذریعے نے مزید بتایا کہ اس تجویز پر عجلت سے عملدرآمد کرنے کی بجائے مناسب یہی ہے کہ ان علاقوں کے نمائندوں کو اس سلسلے میں اپنے خیالات اور نظریات کی وضاحت کا پورا موقع بہم پہنچایا جائے ۔

اس ذریعے سے بعض دیگر ارکان دستوریہ نے اس یقین کا اظہار بھی کیا کہ قبائلی ایک یونٹ کے منصوبہ کی کلی طور پر حمایت کریں گے اور اس طرح افغانستان کا یہ خیال دعویٰ باطل ہو کر رہ جائیگا کہ قبائلی اس منصوبے کے خلاف ہیں ۔

خیرپور مسلم لیگ مری میں وفد بھیج رہی ہے

خیرپور ۷ر جولائی ۔ خیرپور مسلم لیگ کی عاملہ نے حکام متعلقہ سے درخواست کی ہے کہ پاکستان کے دوسرے صوبوں کی طرح خیرپور اسمبلی کو بھی دستوریہ میں نمائندہ کے انتخاب کا موقعہ دیا جائے ۔ عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ مری میں ایک وفد بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو مختلف رہنماؤں سے ملاقات کرے گا ۔

قبرص کے ترک دہشت انگیزی کا مقابلہ کریں گے

نکوسیا ۷ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ قبرص کے ترک باشندے جزیرے میں دہشت انگیزی کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں ۔ خفیہ طور پر نوجوان ترکوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ وہ اس گروپ میں شامل ہو جائیں جس نے اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کا حلف اٹھایا ہے ۔ اس گروپ کا نام کے ۔ آئی ۔ ٹی ۔ اے رکھا گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تحریک بڑی خاموشی اور مستعدی کے ساتھ ترک باشندوں میں پھیلی جا رہی ہے ۔

ارجنٹائن کی بغاوت کے نقصانات

نیویارک ۷ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ ماہ جب باغیوں نے بیونس آئرس پر بمباری کی (م)

۵۹ ہزار عازمین حج جدہ پہنچ گئے

کراچی ۷ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ اب تک تمام دنیا سے ۵۹ ہزار عازمین حج جدہ پہنچ چکے ہیں جن میں ۱۵۵۰۰ عازمین حج پاکستانی ہیں

حکومت پاکستان نے عازمین حج سے کہا ہے کہ چیچک اور ہیضہ کے بین الاقوامی سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لے جائیں ۔ عراق ۔ ایران جانے والے زائرین کو بھی اسی قسم کی ہدایت کی گئی ہے ۔ جن زائرین کے پاس سارٹیفکیٹ نہیں تھے انہیں ایران میں زاہدان کے مقام پر قرنطینہ کے لئے روک لیا گیا ہے ۔

لاہور ہائی کورٹ نے روزنامہ "تسنیم" کی اپیل مسترد کر دی

لاہور ۷ر جولائی ۔ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے جو چیف جج مسٹر جسٹس ایس اے رحمان ۔ مسٹر جسٹس ایم آر کیانی اور مسٹر جسٹس شبیر احمد پر مشتمل تھا ۔ کل حکومت پنجاب کے حکم کے خلاف روزنامہ تسنیم کے پرنٹر پبلشر اور پنجاب پریس کے مینجر کی اپیل مسترد کر دی

حکومت نے دسمبر ۱۹۵۴ء میں تسنیم میں ایک قابل اعتراض نظم کی اشاعت پر اخبار مذکور سے تین ہزار روپے ضمانت طلب کی تھی جس کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی گئی تھی ۔

افریقہ کے وزیر خارجہ کی طرف سے نسلی پالیسی کی وضاحت

اوٹاوا ۷ر جولائی ۔ جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایرک لاؤ نے کہا ہے کہ اگر جنوبی افریقہ کے رنگ دار باشندوں کو حق رائے دہندگی دے دیا جائے تو جنوبی افریقہ کی حکومت رنگ دار باشندوں کے ہاتھ میں چلی جائے گی ۔ اور وہ پچاس سال میں جنوبی افریقہ پر حکومت کرنے لگیں گے ۔ کیونکہ جنوبی افریقہ میں رنگ دار باشندوں کی تعداد فرنگیوں سے پانچ گنا زیادہ ہے ۔

(م) تھی تو تقریباً ۳۵ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا تھا ۔ تحقیقات کرنے والی فوجی کونسل نے باغیوں کی تمام جائداد ضبط کر لیں ۔

متحدہ محاذ عوامی لیگ سے اشتراک نہیں کرے گا

لاہور ۶ر جولائی ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ابو حسین سرکار نے کل یہاں مرکز میں عوامی لیگ متحدہ محاذ اور مسلم لیگ پر مشتمل مخلوط وزارت "قائم کرنے کے نظریے کی مخالفت کی ۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ محاذ عوامی لیگ سے کسی صورت میں اشتراک نہیں کرے گا ۔ ان کے خیال میں عوامی لیگ ۲۱ نکاتی پروگرام سے منحرف ہو گئی ہے ۔ اور اس نے نہایت بری طرح مسلم لیگ کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں ۔ مرکز میں متحدہ محاذ اور مسلم لیگ کے باہمی اشتراک سے مخلوط وزارت قائم کرنے کے متعلق مسٹر ابو حسین سرکار نے کہا ۔ کہ اس کے ممکنات پر بات چیت کی جا رہی ہے ۔ لیکن اس سے کوئی واضح نتیجہ نہیں نکلا ہے ۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا ۔ کہ کیا دستوریہ کی دو بڑی پارٹیوں کے درمیان تعاون کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل ہے ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ نے کہا ۔ کہ سیاست خالہ جی کا باڑہ نہیں ہے ۔ اس میں بہت سی مشکلات ہیں ۔ اور کسی نتیجہ پر پہنچنے سے قبل ان کا حل تلاش کرنا ہوگا ۔

صوبائی مسلم لیگ کے صدر ملک نون کے خلاف تحریک عدم اعتماد

لاہور ۶ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ مسلم لیگ کے ۱۷ کونسلروں نے ایک عرضداشت میں پنجاب مسلم لیگ کونسل سے ملک فیروز خان نون کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ پر غور کرنے کے لیے کہا ہے ۔ عرضداشت میں کہا گیا ہے ۔ کہ ملک فیروز خان نون کی قیادت کی وجہ سے مسلم لیگ میں جو بے اطمینانی اخلاقی انحطاط اور انتشار پیدا ہوا ہے ۔ اس کے پیش نظر اس معاملہ پر غور کرنا ضروری ہے ۔ یہاں اس کا اظہار ضروری ہے ۔ کہ پنجاب مسلم لیگ کے آئین کی دفعہ ۳۹ کی رو سے اگر ۳۳۴ کونسلروں میں سے ۷۸ کونسلر ایک عرضداشت پر دستخط کر کے صدر کو بھیج دیں تو وہ ایک ہفتے کے نوٹس پر کم از کم ایک ماہ کے اندر اجلاس بلانے کا پابند ہو جاتا ہے ۔ اور اسے اجلاس کی تاریخ ۔ وقت اور ایجنڈا کے متعلق مطلع کرنا پڑتا ہے ۔ ایجنڈا کی ایک اور شق عدم اعتماد کا ووٹ پاس ہونے کی صورت میں نئے صدر کا انتخاب ہے ۔ ایجنڈے میں جنرل سیکرٹری اور دوسرے عہدہ داروں کا انتخاب بھی شامل ہے ۔

دستوریہ کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں

مری ۶ر جولائی ۔ خبر ملی ہے ۔ کہ دستوریہ کے اجلاس کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں دستوریہ کے سیکرٹری مسٹر ایم سی احمد نے تمام انتظامات کا معائنہ کیا ۔ اور وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب اور وزیر تعلیم کرنل عابد حسین نے بھی کل اسمبلی ہال کا معائنہ کیا ۔

فرانسیسی ساخت کے ڈبے علیحدہ کر دیئے گئے

ملتان ۶ر جولائی ۔ گذشتہ ہفتے کے آخر میں فرانسیسی ساخت کے ائیر کنڈیشنڈ ڈبے پنجاب ایکسپریس اور خیبر میل سے علیحدہ کر دئے گئے ۔ یہ ڈبے ۱۱ر اپریل کو خیبر میل کے ساتھ لگائے گئے تھے ۔ ان ڈبوں کی وجہ سے پچھلے چند ہفتوں میں یہ ٹرینیں بہت لیٹ آتی رہی ہیں ۔ ان ڈبوں کے علیحدہ کرنے کی وجہ سے گاڑیاں اب مقررہ وقت پر چل رہی ہیں ۔

مرکزی وزارت میں کسی بڑی تبدیلی کی توقع نہیں

مری ۶ر جولائی ۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا نے کل ایک بیان میں کہا ۔ کہ موجودہ صورت حال سے مرکزی وزارت میں کوئی بڑی تبدیلی کی توقع نہیں ہے ۔ انہوں نے کہا کہ دستوریہ کی تین بڑی پارٹیوں کا اصل کام پاکستان کا دستور بنانا ہے ۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ اس کام کو ایک دوسرے کی مدد سے بہت جلد پورا کر لیں گے ۔ مسٹر سکندر مرزا نے ان افواہوں کی تردید کی ۔ کہ دستوریہ کے ارکان کو مرعوب کرنے کے لئے مری میں بہت زیادہ فوج متعین کر دی گئی ہے ۔ یہ افواہیں بالکل غلط ہیں ۔ اور فوج کا ایک سپاہی بھی مری میں نہیں بھیجا گیا ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ دستوریہ کے اجلاس کے لئے مری کو اس لئے منتخب کیا گیا ہے ۔ کہ یہاں دستوریہ کے ممبر اپنی دوسری ساری سرگرمیوں کو چھوڑ کر دستور کے لئے زیادہ وقت دے سکیں ۔ اور اس طرح پاکستان کا دستور جلد از جلد مکمل کیا جا سکے گا ۔ مسٹر سکندر مرزا نے دستوریہ کے ممبروں سے اپیل کی ہے ۔ کہ وہ پارٹی بازی کو چھوڑ کر دستور بنانے میں اپنا کام صرف کریں ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ مری ایک اونچی جگہ ہے ۔ اور ہم جتنے بھی اونچے ہوں گے ۔ اتنے ہی خدا کے نزدیک ہوں گے ۔

افغانستان اور روس کے تجارتی تعلقات

ماسکو ۷ر جولائی ۔ ماسکو ریڈیو نے اطلاع دی ہے ۔ کہ افغان وفد ماسکو کے ساتھ تجارتی تعلقات کے سلسلے میں مذاکرات کرنے کے بعد ماسکو سے کابل روانہ ہو گیا ۔

غزہ کی صورتِ حال پر مصری اور اسرائیلی نمائندوں میں بات چیت

غزہ ۷ رجولائی۔ غزہ کی مخدوش صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے مصری اور اسرائیلی نمائندوں کے درمیان گفت و شنید کا دوبارہ آغاز ہوا۔ یہ گفتگو غزہ کے قریب غیر جانبدار علاقہ کی ایک معمولی سی جھونپڑی میں ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت اقوام متحدہ کے نمائندہ میجر جنرل برنز نے کی۔ گذشتہ ہفتہ بھی اسی قسم کا ایک اجلاس منعقد ہوا تھا۔ جس میں اقوام متحدہ کے نمائندہ برنز نے غزہ کی موجودہ صورتِ حال کو ختم کرنے کے لئے ایک ایجنڈا پیش کیا تھا۔ لیکن دونوں حکومتوں کے نمائندے کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے تھے۔ مصری نمائندہ نے اپنی طرف سے ایجنڈا پیش کیا ہے۔

گذشتہ اجلاس میں اسرائیلی نمائندہ نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ مصری فوجی دستے کو اسرائیلی حفاظتی دستوں پر حملہ کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے۔ اسے منسوخ کر دیا جائے۔ لیکن مصری نمائندہ کرنل صالح گوہر نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اور اس طرح یہ بات چیت بغیر کسی نتیجہ پر پہنچے ختم ہو گئی تھی۔ مصری نمائندہ کرنل صالح گوہر نے اس دفعہ امید ظاہر کی۔ کہ وہ کسی نہ کسی نتیجہ پر ضرور پہنچ جائیں گے۔ مصری نمائندہ نے اس رپورٹ کی تردید کر دی۔ کہ مصر اقوام متحدہ سے درخواست کرنے والا ہے۔ کہ وہ اس کے موجودہ نگران جس کی مدت یکم جولائی کو ختم ہوئی ہے۔ ان کے عہدہ پر بحال رکھے۔

مصلح یونان ــــ سقراط

(بقیہ صفحہ ۴)

کی تائید اور پیروی کی تلقین کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی شخص کم عقلی کی بات کرتا ہے۔ تو میں اسے اس پر ٹوکتا ہوں۔ میری ان مصروفیات سے مجھے فرصت نہیں ہوتی۔ جس میں میں کسی مجلس یا عوامی تحریک میں حصہ لے سکوں۔ یا کسی ذاتی کام کے لئے وقت نکال سکوں۔ میں اپنے خدا کی اطاعت میں دنیا سے بالکل بیگانہ ہو چکا ہوں۔"

جیوری کے ایک ممبر" اپنی تھوس" نے سقراط کو اس بات کی پیشکش کی کہ اگر وہ اس قسم کی تبلیغ سے باز آجائے تو اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ دوبارہ اس کا ارتکاب کرے گا۔ تو اس کی سزا موت ہوگی۔ سقراط نے اس پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اے ایتھنز کے رہنے والو۔ میرے دل میں تمہارے لئے انتہائی عزت اور محبت ہے۔ لیکن اس امر میں میں تمہارا کہنا نہیں مان سکتا۔ اور جب تک میرے جسم میں توانائی باقی ہے۔ میں خدا کا پیغام پہنچانے سے رک نہیں سکتا اور اس کے ارشاد کے ماتحت لوگوں کو اس تعلیم کی تبلیغ اور تلقین کرتا رہوں گا۔"

(اسٹوڈینٹس ٹائمز)

(باقی)

اقوام متحدہ کی اقتصادی و معاشرتی کونسل

جنیوا ۷ رجولائی۔ اقوام متحدہ کی اقتصادی و معاشرتی کونسل جس کا دسواں اجلاس یہاں شروع ہوا۔ دنیا کی بعض قدیم ترین اور پیچیدہ گتھیوں کو بین الاقوامی اقدام کے ذریعہ ان کو اور پیچیدہ ہونے سے بچانے یا سلجھانے کی کوشش کرنے کا لامتناہی کام سر انجام دے رہی ہے۔ مختلف اداروں اور کمشنوں نے جو رپورٹیں پیش کی ہیں۔ ان میں انسانی حقوق کے کمشن کی رپورٹ بھی شامل ہے۔

اٹلی کی نئی کابینہ

روم ۷ رجولائی۔ پروفیسر اینٹونیو سیگنی نے جو کرسچین ڈیموکریٹ پارٹی کے بائیں بازو کے ممبر ہیں کل اٹلی کے صدر کو بتایا۔ کہ اس نے اٹلی کے بیرہ سیاسی بحران کو ختم کر کے نئی وزارت بنائی ہے۔ انہوں نے صدر کو مزید کہا ہے۔ کہ وہ اپنی کابینہ کے ممبروں کی لسٹ پیش کریں گے۔

چین میں قحط کے ساتھ سیلاب آنے کا خطرہ

ہانگ کانگ ۷ رجولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چین میں غذائی قحط کے ساتھ ساتھ گذشتہ برس کی طرح تباہ کن سیلاب بھی امڈتا چلا آرہا ہے۔ دریائے ینگسی کے سرعت کے ساتھ بڑھتے ہوئے کناروں کو اچھلنے سے روکنے کے لئے فوج اور عام مزدوروں کی بہت بڑی تعداد مستعدی سے بند اور پشتے باندھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

سردار گیان سنگھ نئے لیڈر ہوں گے

امرتسر ۷ رجولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پیپسو کے ایک سابق وزیر اعلیٰ سردار گیان سنگھ راڑے والا نے مشرقی پنجاب میں اکالی صوبہ کے نعروں پر پابندی کے خلاف تحریک جاری رکھنے کے لئے اکالی دل کی باگ ڈور سنبھال لی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر بھی ہوں گے۔

شکریہ احباب

میری اہلیہ کی اچانک وفات پر احباب نے بہت سے خطوط تعزیت کے بھیجے ہیں۔ میں فرداً فرداً ان کا جواب نہیں دے سکتا۔ اس لئے بذریعہ اخبار ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچوں کا حامی و ناصر ہو۔

(شوکت حسین میرپور خاص سندھ)

مرکزی کابینہ کو مستعفی ہو جانا چاہئے

عوامی لیگ کی قراردادیں

لاہور ۷ رجولائی۔ آل پاکستان عوامی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں متعدد قراردادیں پاس کی گئیں۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے موجودہ انتخاب کے بعد مرکزی حکومت بالکل غیر نمائندہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرکزی کابینہ کو وزارت سے مستعفی ہو جانا چاہئے۔

مجلس انتظامیہ نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ جمہوری قدروں کے خلاف ہوگا کہ جب تک ملک کا نیا دستور نہ بنے مرکز میں یہی کابینہ اپنا تسلط قائم رکھے۔ ایک قرارداد میں مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ عوام کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے اپنا استعفا گورنر جنرل کو پیش کر دیں۔

اس سے پہلے عوامی لیگ کی مجلس انتظامیہ کے پہلے اجلاس میں جو مسٹر سہروردی کی زیر صدارت ہوا تھا سہروردی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ عوامی لیگ سے ناروا سلوک کے خلاف انہیں ٹھوس قدم اٹھانا چاہئے۔ ساتھ ہی مسٹر سہروردی سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرکزی کابینہ میں ان کی رکنیت کی وجہ سے پارٹی کو کافی نقصان پہنچ رہا ہے۔

ایک اور قرارداد میں مشرقی بنگال میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کو سراہا گیا۔ لیکن جس طریقہ سے مشرقی بنگال کی کابینہ مرتب کی گئی ہے اس پر اظہار افسوس کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کابینہ کے مرتب کرتے وقت مشرقی بنگال کی بہت بڑی جماعت عوامی لیگ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

ایک اور قرارداد میں دستور ساز اسمبلی کے عوامی لیگ کے ممبروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ملک میں دفعہ ۲۲۳ الف نافذ کرانے کی کوشش کو جاری رکھیں تاکہ ہماری عدلیہ آزاد رہ سکے۔

ایک قرارداد میں امیر بہاولپور سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایک انتخابی ادارہ قائم کریں جس سے بہاولپور کے نمائندے منتخب کئے جا سکیں۔

کشمیر میں غیر یقینی اور غیر محفوظ حالات پائے جاتے ہیں

نئی دہلی ۷ رجولائی۔ بھارتی وزیر داخلہ پنڈت گووند ولبھ پنت نے کہا ہے کہ کشمیر میں غیر یقینی اور غیر محفوظ حالات موجود ہیں اور ان کی وجہ سے کشمیر میں ترقی کے منصوبوں کو سخت نقصان پہنچا ہے بھارتی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ جہاں تک بھارت کا تعلق ہے اس کے لئے مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی کے خیالات پر توجہ دینا ضروری ہے بھارتی وزیر داخلہ نے کہا شیخ عبد اللہ صحیح راستہ سے بھٹک گئے تھے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ شیخ عبد اللہ اپنے رویہ کو بدل لیں گے۔

ملک نون صوبائی مسلم لیگ کی صدارت سے مستعفی ہو گئے

مری ۷ رجولائی۔ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے کل شام صوبائی مسلم لیگ کی صدارت سے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔

انہوں نے یہ اعلان دو سطری اخباری بیان میں کیا ہے۔ جب اخباری نمائندوں نے ملک صاحب سے ان کے آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس ضمن میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ کہے کہ ہر چیز سریع الحرکت ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس کا واضح نقشہ دو ایک روز میں سامنے آجانے کا امکان ہے۔

معاہدہ بغداد میں پاکستان کی شرکت

کراچی ۷ رجولائی۔ دفتر خارجہ پاکستان معاہدہ بغداد کے پابند رہنے کے سلسلے میں ٹیکنیکل طریق کار کے مطالعہ میں مصروف ہے۔ پاکستان کو رسمی طور پر معاہدہ میں شامل کرنے کے لئے ضوابط تیار کئے جا رہے ہیں۔ معاہدے کے مسودات بہت جلد بغداد میں رکھ دئیے جائیں گے۔ مگر اس کیلئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔